احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L. 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com
جمعہ 14 مئی 2004ء، 23 ربیع الاول 1425 ہجری - 14 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 104

اللہ کی نگاہ میں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی چیز دعا سے زیادہ معزز اور باعث تکریم نہیں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل الدعاء، حدیث نمبر: 3292)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

سیر کے لئے کبھی کبھی حضرت مسیح موعود بالکل تنہا بھی چلے جاتے تھے۔ اور کسی کو علم بھی نہ دیتے تھے۔ جب ایسی حالت ہوتی تھی تو اس وقت آپ کا مقصد جنگل میں چھپ کر دعا کرنا ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر خود آپ نے لکھا ہے جو نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 کے صفحہ 612 پیشگوئی نمبر 117 کے ضمن میں شائع ہوا ہے کہ

''ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گزرتی ہے اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔ سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارہ پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقعہ ہے۔ جب ہم دعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے ''دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں''۔ تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا۔ تا کہ ڈاک خانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا''۔

کبھی کبھی آپ حضرت اماں جان کو بھی ہمراہ لے کر سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ معمولات یا آداب سیر میں یہ مشاہدہ میں آیا کہ کوئی ترتیب صف بندی کے طور پر نہ ہوتی تھی۔ چونکہ ہر شخص کو یہ خیال ہوتا تھا کہ میں حضرت کے قریب رہوں اس لئے ایک دوسرے پر گویا گرے پڑتے تھے۔ اور بسا اوقات اکثر لوگ آپ سے آگے ہو جاتے تھے۔ مگر کبھی آپ نے کسی کو نہ کہا کہ کیوں آگے ہو گئے ہو۔ اور بعض دفعہ لوگوں کی ٹھوکر سے آپ کا عصا گر پڑتا تو آپ کبھی پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھتے کہ کس کی بے احتیاطی سے ایسا ہوا۔ گرد و غبار اڑ کر آپ کے کپڑے خاک آلودہ ہو جاتے تھے مگر آپ پروا نہ کرتے اور نہ کبھی ذکر کرتے بلکہ ایک مرتبہ حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جب سیر کو تشریف لے جاتے ہیں آپ کو گرد و غبار کے اڑنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے آپ کا چہرہ اور کپڑے سب گرد آلود ہو جاتے ہیں آپ ان لوگوں کو منع کر دیں کہ ساتھ نہ چلا کریں ایک دو آدمی ہمراہ لے جایا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ

'' مجھے کوئی تکلیف نہیں بلکہ بہت بڑی خوشی ہے میں ان کو اس بات سے روک نہیں سکتا یہ خدا کا فعل ہے خدا نے ہمیں یہی فرمایا ہے (۔) لوگوں کی ملاقات سے ہرگز نہ تھکنا''۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود۔ ص 75)

حفظ قرآن کا اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کاشفہ شاہد صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد صاحب باجوہ مدرسۃ الحفظ طالبات (نظارت تعلیم) نے ایک سال 25 دن میں قرآن کریم کا حفظ مکمل کر لیا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طالبہ اور ادارہ کیلئے بہت بابرکت فرمائے۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ کی فیلڈ میں جانے والے طلبہ مشورہ کر لیں

آئندہ زندگی میں کمپیوٹر سائنس، انجینئرنگ یا انجینئرنگ کی مختلف فیلڈز میں جانے کی خواہش رکھنے والے طلبہ، ان کے والدین اور سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ جماعت میں قائم ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز اور انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کے لوکل چیپٹرز کے عہدیداران سے رابطہ کریں اور ادارہ جات۔ فیلڈ اور مستقبل کے حوالہ سے مواقع کے بارے میں معلومات حاصل کریں تا کہ عمدہ Planning کی جا سکے۔ مندرجہ بالا دونوں ایسوسی ایشنز فعال ہیں اور جو بھی مشورہ ان کی طرف سے دیا جائے گا وہ انشاء اللہ بہت بہتر، عمدہ اور برکت والا ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

ٹیکنیکل میگزین 2004ء

تمام انجینئرز آرکیٹکٹس اور اہل علم و قلم حضرات سے درخواست ہے کہ ٹیکنیکل میگزین (IAAAE) 2004ء کے لئے جلد مضامین بھجوائیں تا کہ میگزین بروقت شائع ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ تمام تعاون کرنے والے احباب و خواتین کو جزائے خیر دے۔

(چیئرمین IAAAE)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 2003ء سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ

حضرت مصلح موعود جن کو اپنے بچپن سے ہی اور جوانی میں ہی ہر وقت فکر دامن گیر رہتی تھی کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کیا جائے اور آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔ اور خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے ہی آپ اس بارہ میں بہت سوچا کرتے تھے اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ فروری 1911ء میں آپ کو عالم رویا میں دکھایا گیا کہ ایک بڑے محل کا ایک حصہ گرایا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی ایک میدان میں ہزاروں معمار اینٹیں پات رہے ہیں۔ آپ کو بتایا گیا یہ محل جماعت احمدیہ ہے اور معمار فرشتے ہیں۔ اور محل کا ایک حصہ گرایا جا رہا ہے تاکہ بعض پرانی اینٹیں خارج کر کے بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں اور نئی اینٹوں سے محل کی توسیع کی جائے۔ نیز معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے اور فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ کام کر رہے ہیں۔ اس خواب کی بناء پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے خلافت سے پہلے ہی ایک انجمن بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے ذریعے سے احمدیوں کے دلوں میں ایمان کو پختہ کیا جائے اور فریضہ دعوت الی اللہ کو بااصل وجوہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے نہ صرف خود استخارہ کیا بلکہ کئی اور بزرگوں سے استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات ہوئیں تب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اجازت سے (وہ دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور تھا) ایک انجمن انصار اللہ کی بنیاد ڈالی اور اخبار بدر میں مفصل اعلان کروایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے، جو ان دنوں میں بیمار تھے، بیماری کے باوجود آخر تک اس مضمون کا مطالعہ کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے فرمایا کہ میں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوتا ہوں کیونکہ یہ پاک دل سے اٹھی ہوئی ایک پاک تمنا تھی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی اس کام کو سراہا اور ظاہر ہے اس لئے بھی اس کی قدر کی کیونکہ جیسا کہ بعض اور حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے آپ کے علم میں تھا کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور اس شخص کے ہاتھ میں آنی ہے اور اس لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تو ہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی اور کوشش ہوتی تھی کہ کون دین کی خدمت کے لئے آگے آئے اور میں اس کا ساتھ دوں، اپنے آپ کو اس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل فرمایا۔

اس زمانہ میں اس تنظیم نے جس کی ممبر شپ اتنی وسیع نہیں تھی جو کام کئے وہ تو کئے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے دور خلافت میں اس رویا کے تقریباً 30 سال بعد وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے 40 سال سے اوپر کی عمر کے ممبران جماعت کے سامنے کچھ مقاصد پیش کئے جو کہ قومی ترقی کے لئے، نسلوں کی تربیت کے لئے، انتہائی ضروری تھے۔ ایک تنظیم کا قیام فرمایا اور اس کا نام انصار اللہ رکھا۔

اس سے پہلے خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ اور جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں جن کاموں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی وہ پانچ کام ہیں جن کو ہر فرد جماعت کو پیش نظر رکھنا اور عمر کے لحاظ سے سب سے زیادہ انصار اللہ کو اس پر توجہ دینی چاہئے اور وہ کام یہ ہیں: 1۔ دعوت الی اللہ کرنا۔ 2۔ قرآن پڑھنا۔ 3۔ شرائع کی حکمتیں بیان کرنا۔ 4۔ اچھی تربیت کرنا 5۔ قوم کی دنیاوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں بڑھانا۔

آپ نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ اگر یہ پانچ باتیں آپ میں پیدا ہو گئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرین کا بھی یہی کام ہے جو رفقاء نے کیا اور رفقاء کے یہی پانچ اہم کام تھے، اور یہی ہم نے کرنے ہیں۔ دعوت الی اللہ ہماری ذمہ داری ہے۔ پیغام حق پہنچانا ضروری ہے۔ اور احمدیت کا پیغام ہم نے بہرحال ہر صورت میں دنیا تک پہنچانا ہے اور اس کے لئے ہر طرح کی کوشش کرنی ہے۔

انصار کی عمر ایک لمبی عمر ہے جس میں دعوت الی اللہ میں بہت ساری سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کی وجوہات ہیں۔ طبیعت میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، اس عمر میں جذبات پر کنٹرول بھی عموماً پیدا ہو جاتا ہے۔ خیالات بھی میچور ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر علم اور تجربہ بھی اس حد تک ہو جاتا ہے جس سے وہ خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نوجوانوں کو بھی دعوت الی اللہ کے طریقے سکھا سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے سب سے زیادہ انصار اللہ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں سرگرم ہونا چاہئے۔ پھر قرآن پڑھنا ہے۔ اس میں بھی انصار کو خود بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی توجہ دلانی چاہئے کیونکہ جب تک ہم قرآن پڑھ کر، سمجھ کر اس کی تعلیم کو اپنے پر اور اپنی نسلوں پر لاگو نہیں کریں گے ہمارے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

پھر شرائع کی حکمتیں بیان کرنا ہے جو احکامات ہیں ان کو آگے بیان کرنا اس کے لئے بھی علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ پھر تربیت ہے۔ انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں آپ تربیت کر تو سکتے ہیں لیکن آپ کی تربیت کرنی مشکل ہے۔ تو اس کے لئے بڑا آسان اصول ہے کہ آپ کے ذمہ جو فرض لگایا گیا ہے تربیت کرنے کا، اس کو پورا کریں، بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی بھی تربیت ساتھ ساتھ ہوتی جائے گی۔ پھر قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔ اس طرف بھی اگر سب توجہ دیں گے تو اقتصادی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مضبوط بنائیں گے، جماعتی لحاظ سے بھی اور قومی لحاظ سے بھی۔

تو مرکزی سطح پر بھی اور مقامی سطح پر بھی، ہر ذیلی تنظیم کی (انصار اللہ کی بھی) شوریٰ ہوتی ہے، وہاں اس کے لئے تجاویز دیں۔ اپنے تجربہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں کیونکہ اقتصادی لحاظ سے مضبوط ہونا بھی آج کل کے زمانہ میں انتہائی ضروری ہے تاکہ پھر بے فکر ہو کر دین کی خدمت کر سکیں یا دین کی خدمت کرنے والوں کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن پر انصار اللہ کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جب آپ اس لحاظ سے سوچیں گے تو پھر ہی آپ اللہ کے دین کے انصار بن سکتے ہیں اور اس آیت کے مصداق ٹھہریں گے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ۔

تو جب مسیح موعود کو مان کر، اس پر ایمان لا کر ہم انصار اللہ میں شامل ہو چکے ہیں تو پھر اس تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ اور ان باتوں کو بھی ماننا ہوگا جن کا تقاضہ اور مطالبہ ہم سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دشمنوں پر ہمیں جلد غلبہ عطا ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام، دین یا دنیا، کو انجام دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر ایک گروہ کہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی شکل اعضائے یک دیگر ہے اور ممکن نہیں۔ جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی ان کی کے بخوبی و خوش اسلوبی ہو سکے۔ بالخصوص جس قدر جلیل القدر کام ہیں اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے اور صرف ایک ہی شخص ان کا متحمل ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا۔ انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی برعایت اسباب ظاہری من انصاری الی اللہ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے تعاونوا علی البر والتقوی کا حکم فرمایا"۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ 26)

تو اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ ہماری تمام کامیابی چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی ہو بغیر آپس کے تعاون کے حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ اکیلا انسان سارے کام نہیں کر سکتا اس لئے تمام وہ لوگ جو ایک مقصد کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں، ایک گروہ کی شکل میں ہیں، ایک جماعت ہیں ایک ہو کر آپس کے تعاون سے کریں گے تو تمام امور خوش اسلوبی سے طے پائیں گے اور کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی۔ کیونکہ جس قدر بڑا کام ہو، جتنا بڑا مقصد ہو اس کے نتائج تم بغیر اکٹھے ہوئے، بغیر ایک ٹیم ورک کے اور ایک دوسرے کی مدد کے حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ یہاں تک کہ انبیاء بھی جن میں برداشت بھی ہوتی اور انہوں نے مجاہدات بھی کئے ہوتے ہیں ان کا توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود ان کو اس کام کے لئے معمور کر رہا ہوتا مقرر فرما رہا ہوتا ہے پھر بھی ان کو ظاہری اسباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس لئے ان کو کہنا پڑتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کی طرف دیئے گئے ان کاموں میں میرے مددگار ہوں گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قانون شریعت میں قانون قدرت کے مطابق ہی نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کا حکم فرمایا ہے۔

پھر آپ نصیحت فرماتے ہیں جسے خاص طور پر انصار کی عمر کے لوگوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کیونکہ زندگی کا ایک بڑا حصہ گذر چکا ہے اس لئے اب بہت زیادہ فکر کی ضرورت ہے، کوئی پتہ نہیں کس وقت بلاوا آجائے۔ آپ فرماتے ہیں ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ اگر چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی تم کرتے ہو تو اس کی بھی سزا اس پر مل سکتی ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کار عمل نہ پیدا۔ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور کوئی پتہ نہیں عمر کتنی ہے اور کیا کام کرنے ہیں۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو یعنی سب کچھ ضائع نہ ہو جائے اور یہ جو تم پیش کر رہے ہو جو ہمارے اعمال ہیں یہ ایسے نہ ہوں کہ وہ اس قابل ہی نہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاسکیں۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ۔ جنوری 2004ء)

تحریک جدید میں کامیابی کی کنجی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

"میں نے متواتر آپ لوگوں کو بتایا ہے ہر کام جو آپ کریں عقل کے ماتحت کریں اور ان ہدایات کے ماتحت کریں جو میں آپ کو دیتا رہا ہوں"

(کتاب مالی قربانیاں)

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشادات جو جماعتوں کو وقتاً فوقتاً بھجوائے جاتے ہیں ان کی تعمیل کی پابندی کریں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وعدے معیاری ہوں اور جلد از جلد وصولی اور مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

زندہ قومیں خدا کی راہ میں قربان ہونے والوں کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں

افغانستان میں جان قربان کرنے والے خوش نصیبوں کی ایمان افروز داستان

راہ مولیٰ میں قربانی دینے والے مر کر اپنی قوم کو زندہ کر دیتے ہیں

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

(قسط دوم آخر)

انصاف پسند دنیا کا زبردست احتجاج

اس دردناک حادثہ کی خبر شائع ہونے پر ہر ملک میں شہید کی مظلومیت پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا اور تمام متمدن اور انصاف پسند دنیا نے اس کارروائی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا چنانچہ جہاں یورپ کے اخباروں مثلاً "ٹائمز"۔ آبزرور"۔ فنانشل ٹائمز"۔ نیئر ایسٹ"۔ ڈیلی ٹیلیگراف"۔ "مارننگ پوسٹ"۔ "ڈیلی نیوز"۔ "ڈیلی میل" نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا اور نوٹ لکھے وہاں ہندوستان کے مسلم اور غیر مسلم پریس نے بھی اس کے خلاف زبردست آواز اٹھائی۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص480)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے سانحہ شہادت پر 4/ستمبر 1924ء کو جماعت احمدیہ کے نام پیغام دیا کہ "برادران! غم کے اس وقت میں ہمیں اپنے فرض کو نہیں بھلانا چاہئے۔ جو ہمارے اس مبارک بھائی کی طرف سے ہم پر عائد ہوتا ہے۔ جس نے اپنی جان خدا کے لئے قربان کر دی ہے اس نے اس کام کو شروع کیا ہے جسے ہمیں پورا کرنا ہے آؤ ہم اس لحہ سے یہ مصمم ارادہ کر لیں کہ ہم اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب تک ہم ان شہیدوں کی زمین کو فتح نہیں کر لیں گے (یعنی وہاں احمدیت نہیں پھیلا لیں گے) صاحبزادہ عبداللطیف صاحب۔ نعمت اللہ خان صاحب اور عبدالرحمٰن صاحب کی روحیں آسمان سے ہمیں ہمارے فرائض یاد دلا رہی ہیں اور میں یقین کرتا ہوں کہ احمدیہ جماعت ان کو نہیں بھولے گی۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص480)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ان واقعات کو کبھی نہیں بھولی اور آج بھی (قربانی) کے لئے اسی طرح احمدی دل مچل رہے ہیں۔ جس طرح پہلے مچلا کرتے تھے۔

(الفضل 27 مئی جولائی 1997ء)

مخلصین کا جذبہ قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس پیغام پر جماعت کے بہت سے مخلصین نے حضور کی خدمت میں اپنے نام پیش کیے کہ وہ کابل میں جا کر (دعوت الی اللہ) کرنے اور مولوی نعمت اللہ خاں کی طرح جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

چنانچہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے لکھا۔

سیدنا والمامنا۔

میری زندگی اب تک ایسی ہی گزری ہے کہ سوائے اندوہ وندامت کے اور کچھ حاصل نہیں۔ میں اکثر غور کرتا ہوں کہ یہ بھی کیسی زندگی ہے کہ سوائے روزی کمانے کے کسی اور کام کی فرصت نہ ملے اور دنیا کے دھندوں میں پھنسا انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا رہے۔ آج جو ایک خوش قسمت کے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال کی خبر آئی تو جہاں دل میں ایک شدید درد پیدا ہوا وہاں یہ بھی تحریک ہوئی کہ تمہارے لئے یہ موقع ہے کہ اپنی ناکارہ زندگی کو کسی کام میں لاؤ اور اپنے تئیں افغانستان کی سرزمین میں حق کی خدمت کے لئے پیش کرو۔ پھر میں اچانک رکا کہ کیا یہ محض میرے نفس کی خواہش نمائش تو نہیں کہ اس یقین پر کہ مجھے نہیں بھیجا جائے گا اپنے تئیں پیش کرتا ہے اور میں نے اپنے ذہن میں ان مصائب اور مشکلات کا اندازہ کیا جو اس راستہ میں پیش آئیں گی اور اپنے تئیں سمجھایا کہ فوری شہادت ایک ایسی سعادت ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی اور کیا تم محض اس لئے اپنے تئیں پیش کرتے ہو کہ شہادت کا درجہ حاصل کرو اور دنیا کے افکار سے نجات حاصل کرو یا تمہارے اندر یہ ہمت ہے کہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہ کر ہر روز اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جان دو اور متواتر شہادت سے منہ نہ موڑو۔ حضور انور میں کمزور ہوں، ست ہوں، آرام طلب ہوں لیکن غور کے بعد میرے نفس نے یہی جواب دیا ہے کہ میں نمائش کے لئے نہیں، فوری شہادت کے لئے نہیں، دنیا کے افکار سے نجات کے لئے نہیں بلکہ اپنے گناہوں کے لئے توبہ کا موقعہ میسر کرنے کے لئے، اپنی عاقبت کے لئے ذخیرہ جمع کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تئیں اس خدمت میں پیش کرتا ہوں اگر مجھ جیسے نابکار گنہگار سے اللہ تعالیٰ یہ خدمت لے اور مجھے یہ توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام اس کی رضا کے حصول میں صرف کر دوں تو اس سے بڑھ کر میں کسی نعمت اور کسی خوشی کا طلبگار نہیں۔

حضور میں مضمون نویس نہیں اور حضور کی بارگاہ میں نہ تو زبان یاری دیتی ہے نہ قلم جیسے کسی نے کہا ہے۔

بے زبانی ترجمان شوق بے حد ہو تو پھر
ورنہ پیش یار کام آتی ہیں تقریریں کہیں

اس لئے اس پر بس کرتا ہوں کہ میں جس وقت حضور حکم فرماویں افغانستان کے لئے روانہ ہونے کو تیار ہوں اور فقط حضور کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلبگار ہوں۔

(ماہنامہ "خالد" دسمبر 1985ء صفحہ 181 تا 184)

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی درخواست میں لکھا۔ "میرا نام بھی ان مجاہدین کی فہرست میں داخل فرمائیں۔ جو جام شہادت کے پینے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

مولوی عبدالمغنی خان صاحب نے درخواست دی کہ "حضرت نعمت اللہ خاں شہید کے واقعہ پر اگر حضور پسند فرمائیں تو میں اس امر کے لئے تیار ہوں کہ کابل جا کر شہید موصوف کے قدم بقدم چل کر سنگسار کیا جاؤں۔"

حضرت مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے درخواست پیش کی کہ "حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ گناہگار کو اس خدمت کے لئے قبول فرمایا جاوے اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل ایمان، استقامت اور ثبات عطا فرمائے"۔

منشی عبدالخالق صاحب کپورتھلوی نے لکھا۔ "خادم کو مکرم برادرم مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے شہادت پانے سے جدائی کا سخت صدمہ پہنچا ہے۔.........اب وہ جگہ شہید کی کابل میں خالی ہے۔ لہٰذا امیدوار ہوں کہ اس جگہ پر کمترین کی پرورش فرمائی جائے اور کابل بھیج دیا جائے۔ شاید اسی راستہ سے اس نابکار کو وصال الٰہی ہو۔ خادم حضور انور نے فارسی کی مشق شروع کر دی ہے اور قرآن مجید کا ترجمہ فارسی میں دیکھنا شروع کر دیا ہے۔"

ان کے علاوہ کئی اور مخلصین نے اپنے تئیں اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ مثلاً حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) ملک صلاح الدین صاحب۔ نذیر احمد علی صاحب۔ چوہدری بدرالدین صاحب مربی ملکانہ۔ غلام رسول صاحب افغان۔ احمد نور صاحب کابلی۔ میاں عطاء اللہ صاحب (بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ) مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی۔ سید لال شاہ صاحب (اول مدرس لوئر مڈل سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ) ماسٹر نذیر احمد صاحب چغتائی۔ مولوی محمد شہزادہ خاں صاحب۔ شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیان۔ مولوی محمد حسین صاحب مربی ملکانہ وغیرہ۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص485)

مولوی عبدالحلیم صاحب و قاری نور علی صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

مولوی عبدالحلیم صاحب ساکن چراسہ اور قاری نور علی صاحب ساکن کابل کو 5/فروری 1925ء کو شہید کیا گیا۔ 5/فروری 1925ء کو امیر امان اللہ خان والیٔ افغانستان کے حکم سے آپ سنگسار کیے گئے۔ اس موقع پر اخبار ریاست دہلی نے بھی اپنے 21 فروری 1925ء کے شمارہ میں لکھا "افغان گورنمنٹ کا یہ وحشیانہ فعل موجودہ زمانہ میں اس قدر قابل نفرت ہے کہ جس کے خلاف مہذب ممالک جتنا بھی صدائے احتجاج بلند کریں کم ہے۔ دنیا میں کسی شخص کا مذہبی عقائد کی صورت میں حکومت کی طرف سے ظلم کیا جانا اور بے رحمی کے ساتھ قتل کیا جانا باعث شہادت ہوا کرتا ہے اور بلا شبہ نعمت اللہ اور اس کے دو شجاع اور بہادر قادیان میں شہید کہلائے جانے کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے عقائد کے مقابلہ میں دنیاوی لالچ اور راحت و آرام کی پرواہ نہ کی اور اپنے فانی جسم کو پتھروں، اینٹوں اور دوسری بے جان چیزوں کے حوالے کر دیا۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما،، عالم کے صفحے پر

ہماری ہمیشہ کی زندگی ایک ایسا نقش چھوڑ گئی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا۔" ہم جہاں افغان حکومت کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف نفرت اور انتہائی حقارت کا اظہار کرتے ہیں وہاں ان شہداء کے خاندانوں اور قادیانی فرقہ کے تمام لوگوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد پر مضبوط رہ کر دنیا میں ظاہر کر دیا کہ ہندوستانی اب بھی اپنے عقائد کے مقابلہ پر بڑی سے بڑی مصیبت کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں"۔ تو آپ کی شہادت نے صرف کابل ہی کی سرزمین پر ایک ماضی کے بہترین اسوہ کو زندہ نہیں کیا بلکہ ہندوستان کی سرزمین بھی اس واقعہ پر فخر کرنے لگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نصیحت

جب یہ خبر قادیان پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس سلسلے میں منعقد ہونے والے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ "مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے۔ اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے باز آ جائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ بے وقوفی ہے۔

اس تقریر کے ذریعے میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانے میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہے جو طاقت اور قوت کے وقت ظاہر ہوں۔ ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جبکہ انسان برسر حکومت ہو۔ اس لئے میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا۔ اور یہ ضرور ہوگا اٹل تقدیر ہے جو کسی قیمت بھی ٹالی نہیں جاسکتی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایسا ہوگا کہ جب حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو یہ حکومت اور بادشاہت ان پرانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں عطا فرمائے گا۔ تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں۔ جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں۔ طاقتور ہونے کے باوجود برداشت سے کام لیں اور اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے آگے بڑھیں۔"

(الفضل 27/جولائی 99ء)

چشم دید گواہ

محترم صوفی عبدالرحیم صاحب بھیروی مقیم افغانستان نے مولوی عبدالحلیم صاحب و قاری نور علی صاحب کی شہادت کا واقعہ خود دیکھا بلکہ ثواب سمجھ کر پتھر بھی مارے لیکن احمدیوں کے ایمان اور استقامت دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 30 مارچ 1956ء کو اس کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

شیخ فضل کریم صاحب پراچہ نے لکھا ہے کہ صوفی عبدالرحیم صاحب جو میرے ماموں زاد بھائی تھے انہوں نے خود اپنی زندگی میں مجھے یہ واقعہ سنایا تھا اور میں نے یہ واقعہ لکھ کر اسی وقت الفضل میں بھی شائع کرا دیا تھا صحیح واقعہ یہ ہے کہ وہ ان دنوں افغانستان میں رہتے تھے اور غیر احمدی تھے جس دن مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کیا گیا اس دن وہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور اس موقع پر موجود نہیں تھے۔ اس کے چند ہفتے بعد دو اور احمدیوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ ملا عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب تھے ان کی شہادت میں صوفی صاحب شامل تھے اس وقت وہ غیر احمدی تھے اور سمجھتے تھے کہ انہیں پتھر مار کر ہلاک کرنا ثواب کا کام ہے اس لئے انہوں نے نہ صرف خود پتھر مارے بلکہ اپنے رشتہ داروں کو جو بھیرہ میں رہتے تھے ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے بھی پتھر مارے۔ ان دونوں احمدیوں کا ایمان اور ثابت قدمی دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ کس طرح پتھر کھانے کے بعد بھی اپنے عقائد کے سچے ہونے کی شہادت دیئے جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ ہندوستان پہنچے تو انہوں نے بیعت کر لی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

(الفضل 14/جون 1956ء)

انصاف پسند حلقوں کی طرف سے احتجاج

سرزمین کابل میں چند ماہ کے اندر ہونے والے اس دوسرے المناک حادثہ پر جس میں دو بے گناہوں کا خون بہایا گیا تھا۔ دنیا کے انصاف پسند حلقوں نے پہلے سے زیادہ زور اور شدت سے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ احتجاج کرنے والوں میں دنیا بھر کے مشہور علمی دماغ شامل تھے۔ مثلاً (برطانوی مؤرخ) ایچ۔ جی ویلز (نامور افسانہ نگار) سر آرتھر کونن۔ سر الیور لاج۔ کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ۔ تصوف اسلامی کے ماہر پروفیسر نکلسن۔ جناب محمد علی جوہر۔ جناب عبدالماجد دریا آبادی۔ مسٹر گاندھی۔

ہندوستان کے ہندو مسلم پریس نے اس واقعہ کے خلاف پوری قوت سے آواز بلند کی چنانچہ بطور نمونہ چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ "انڈین ڈیلی میل" (بمبئی) نے 14/فروری 1925ء کی اشاعت میں لکھا۔

"یہ خبر کہ کابل کے دو اور احمدی .... سنگسار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ امیر افغانستان کی شہرت کو سوائے چند متعصب ہندوستانی ملانوں کے حلقے کے اور کسی قوم میں نہیں بڑھائے گی۔"

2۔ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور نے 17/فروری 1925ء کے پرچہ میں لکھا۔

"اس بیسویں صدی میں ایسے ملک میں جو اپنے آپ کو دنیا کی مہذب قوموں میں شمار کرے ایسے دل سوز منظر کا واقعہ دل میں افسوسناک خیالات پیدا کرتا ہے۔"

مدراس کے مشہور اخبار "مدراس میل" نے کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین کے حوالے سے لکھا۔

"یہ نہایت ظالمانہ فعل جو نیم سرکاری افسروں کی ہدایت کے بموجب عمل میں لایا گیا .... یہ ظاہر کرتا ہے کہ امیر جس نے بلند ارادوں اور مصلحانہ روح کے ساتھ اپنا کام شروع کیا تھا .... قدامت پسند اور متعصب اثرات کے نیچے دب گیا ہے"

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 508)

ولی داد خان صاحب افغان

محترم ولی داد خان صاحب کی شہادت 15/فروری 1939ء کو ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ولی داد خان صاحب جو ایک لمبا عرصہ دارالامان میں تعلیم حاصل کرتے رہے پھر وہ اپنے آپ کو تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت (۔) خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر وقف کر کے حضور کے منشاء کے بموجب تخمیناً تین سال تک مجاہد تحریک جدید رہے۔ اس کے بعد وہ بخوشی علاقہ خوست یعنی اپنے گاؤں میں جو کہ برطانوی اور افغانی حکومت کی حد فاصل پہاڑ کی چوٹی پر واقع اور بالکل آزاد علاقہ ہے آ گئے جہاں اپنے چچا زاد بھائی خالیداد کی لڑکی سے نکاح کیا اور خدا تعالیٰ نے ایک لڑکا بھی دیا۔

اب ان ظالموں کا کلیجہ دیکھیں۔ کیسے پتھر دل انسان ہیں جو بدبختیوں سے آج تک باز نہیں آ رہے۔ لڑکے کی عمر ابھی ڈیڑھ ماہ کی ہوئی تھی کہ ان کی بیوی کے بھائیوں نے اس ننھے معصوم بچے کو قتل کر دیا۔ ذبح کر دیا اس بچے کو۔ اور پھر غالباً چوتھے دن پندرہ فروری کو نہایت بے دردی اور بے رحمی سے تین گولیوں سے ہمارے بھائی کو قتل کر کے شہید کر دیا۔ تین دن تک مرحوم کو ان ظالموں نے بغیر دفن کئے رکھ چھوڑا۔ اس کے بعد انہیں پھینک دیا۔ اناللہ ....

(الفضل 27/جولائی 99ء)

داؤد جان صاحب کی قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 30 مارچ 1956ء کو ربوہ میں خطبہ جمعہ میں فرمایا

افغانستان میں ہمارے ایک اور احمدی دوست بھی شہید کر دیئے گئے ہیں۔ یہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ بھی آئے تھے۔ جب لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ ربوہ گئے تھے۔ تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ اور علاقہ کے حاکم سے کہا گیا کہ اسے موت کی سزا دو مگر علاقہ کا حاکم کوئی شریف آدمی تھا۔ اس کے دل میں رحم تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس کے قتل کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ حاکم علاقہ اسے مارنے کے لئے تیار نہیں۔ تو انہوں نے قید خانہ پر حملہ کر دیا۔ اس کے دروازے توڑ دیئے۔ اور اس احمدی کو قید خانہ سے نکال کر لے گئے۔ اس کے بعد ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا وہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ گئے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں میں جلسہ کے موقعہ پر ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں کھلے میدان میں کھڑا کر کے گولی مار کر شہید کر دیا گیا اس کے علاوہ تیرہ اور احمدیوں کے متعلق بھی خبر آئی تھی کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ بات درست نہیں۔ ان تیرہ احمدیوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ (۔) داؤد جان صاحب کو جو شہید کر دیئے گئے ہیں۔ علاقہ کے گورنر نے بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن ہجوم نے حملہ کر کے انہیں باہر نکال لیا۔ اور گولی مار کر شہید کر دیا۔ وہاں ہر شخص کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں۔ اور جب لوگ جوش میں آ جاتے ہیں۔ تو حاکم بھی ڈر جاتے ہیں۔

(الفضل 14/جون 1956ء)

حضرت مصلح موعود کا تبصرہ

ان کی شہادت پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود (۔) نے فرمایا "مرنا تو سب نے ہے لیکن اس قسم کی موت بہت دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے اور مارنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق بناتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آ گئی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ آپ نے فرمایا ظالم کو ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔ پس تم دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی حفاظت فرمائے اور جن لوگوں نے غلطی کی ہے انہیں بھی ہدایت دے تا بجائے اس کے کہ وہ احمدیوں کے خلاف تلوار اٹھائیں ان کے دل احمدیت کے نور سے منور ہو جائیں اور انہیں نیکی کی راہوں پر چلنے کی توفیق نصیب ہو۔"

(روزنامہ الفضل 13/اپریل 1956ء)

مکرم حاجی فضل محمد خان صاحب اور آپ کا بیٹا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

شہادت 1957ء۔ حاجی صاحب بہت علم دوست، سادہ مزاج اور متقی انسان تھے۔ عرصہ دراز سے احمدی تھے۔ آپ حاجی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور پیواڑ کوتل کے قریب ایک گاؤں کے باشندے تھے۔ حاجی صاحب پشاور سول کوارٹرز کی .... میں مقیم ہوا کرتے تھے۔ وہاں مجھے بھی ان سے ملنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں وہاں کسی خدام الاحمدیہ یا وقف جدید کے دورے پر تھا جب میں ان سے ملا اور مجھے یاد ہے وہ لمحہ جب سیڑھیوں میں بڑے جوش سے

وہ مجھے دیکھ کر اتر رہے تھے۔ وہیں ایک دن 1957ء میں ان کے رشتہ دار آئے اور قرآن کریم پر حلف اٹھا کر تسلی دی کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں ہم ہر طرح آپ کو اچھی حالت میں رکھیں گے۔ مگر ان کے دل میں ان کے قتل کا ارادہ تھا تا کہ ان کی جائیداد پر قبضہ کر لیں۔ حاجی صاحب بہت سادہ دلی سے ان کے حلف پر اعتبار کر کے چلے گئے۔ وطن پہنچ کر ان کے رشتہ داروں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو اور ان کے خورد سالہ بچے کو شہید کر دیا اور ان کی بیوی اور لڑکی پر قبضہ کر لیا۔ حکومت افغانستان نے ان مظالم کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی۔ اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کی بیوی اور لڑکی کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوبارہ احمدیت میں کھینچ لائے۔ (الفضل 7 ستمبر 99ء)

قربانی کرنے والوں کا احترام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

کوئی قوم زندہ نہیں ہو سکتی جب تک اس کے افراد جانوں کو ایک بے حقیقت شئی سمجھ کر اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ ہوں اور کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کے افراد کے دلوں میں اپنے شہداء کا پورا احترام نہ ہو۔ یہ ایک فطرتی آواز ہے جو شعور کے کانوں سے سنی جا سکتی ہے۔ مگر جن لوگوں کو شعور حاصل نہیں وہ بات بات پر اعتراض کرتے رہتے ہیں اور جب بھی کسی مالی یا جانی قربانی کا مطالبہ کیا جائے ان کے قدم لڑکھڑانے لگ جاتے ہیں اور وہ ان لوگوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں جو اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے آگے نکل آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم اپنے شعور سے کام لو اور شہداء کو مردہ کہہ کر ان کی بے حرمتی مت کرو۔ وہ مردہ نہیں بلکہ حقیقتاً وہی زندہ ہیں۔ کیونکہ تاریخ ان کے نام کو زندہ رکھے گی اور آئندہ آنے والی نسلیں انہی کے نقش قدم پر چلیں گی اور ان کے کارناموں کو یاد رکھیں گی اور ہمیشہ ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہیں گی۔ تم اسے زندہ سمجھتے ہو جو جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہو حالانکہ زندہ وہ ہے جس نے مر کر اپنی قوم کو زندہ کر دیا۔ اگر تمہیں شہداء بھی مردہ نظر آتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تمہارا شعور ناقص ہے تم اس کی اصلاح کرو اور موت کے سلسلہ کو سمجھنے کی کوشش کرو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص293)

ایمان پر ثابت قدم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

تاریخ احمدیت اس دور سے گزر رہی ہے اور بن رہی ہے اور بنتی رہے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ احمدی کبھی بھی اپنے ایمان کی صداقت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ ان کی آواز ہمیشہ یہی رہے گی او رصرف صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی آواز نہیں ہوگی بلکہ ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں آوازیں بن کے وہ آواز گونجتی رہے گی کہ یہ زندگی کیا چیز ہے، یہ اموال کیا چیز ہیں اور ان اولادوں کی کیا قیمت ہے؟ تم نے جو کرنا ہے کرو اور کر گزرو۔ ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں گے۔

(الفضل 2 مئی 83ء)

وہی راستے ہیں وہی منزلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ اے ہمارے آقا تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف نے ہمارے لئے بنائے تھے مگر ان سے نسبت کوئی نہیں۔ مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 99ء)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے راہ مولا میں جان کی قربانی پیش کرنے والے خوش نصیبوں پر ہمیشہ اپنی بے انتہا رحمتیں اور افضال نازل فرماتا چلا جائے اور انہیں اپنے قرب خاص سے نوازتے ہوئے ان کے عزیز و اقارب اور آئندہ نسلوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

درود شریف کا ایک وجد آفریں پہلو

ایک دفعہ سیدنا محمود المصلح الموعود (ولادت 1889ء وفات 1965ء) کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے عرض کی کہ درود شریف میں جناب الٰہی کے حضور یہ عرضداشت ہے کہ جو برکت و رحمت سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تو نے دی تھی وہ شہنشاہ رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا فرمائی جائے ایک معمہ اور چیستان ہے جس کا حل ضروری ہے۔

حضور انور نے 6 جنوری 1928ء کو اس نہایت اہم سوال کا پر کیف جواب اپنے خطبہ جمعہ میں دیتے ہوئے بتایا کہ:-

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی ہے .... کہ میرے اور اسمٰعیل کی اولاد سے امت مسلمہ پیدا کر دے۔ اب دیکھو حضرت ابراہیمؑ تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ ان کو امت مسلمہ ملے مگر خدا تعالیٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے کہ ہم نبیوں کی جماعت پیدا کریں گے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے جو مانگا اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے دیا۔ اس سے کیا معلوم ہوتا ہے یہ کہ خدا تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلوک تھا کہ آپ نے جو مانگا خدا تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر دیا۔ سوائے اس کے جو اس کی سنت اور قضاء کے مقابلہ میں آ کر ٹکرانے والا تھا ایسے موقع پر بے شک انکار کر دیا۔ ورنہ ان سے یہ معاملہ ہوا کہ انہوں نے مانگے مسلم اور خدا تعالیٰ نے دیئے نبی۔ اب یہی بات رسول کریم ﷺ کے متعلق سمجھو اور درود کے یہ معنی کرو کہ خدایا جو معاملہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا وہی محمد ﷺ سے کرنا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مانگا اس سے بڑھ کر ان کو دیا اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ نے جو مانگا اس سے بڑھ کر دینا۔ اب درجہ کے لحاظ سے فرق یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں اور رسول کریم ﷺ نے اپنے عرفان کے مطابق کیونکہ جتنی جتنی معرفت ہوتی ہے اس کے مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ ''چیجی'' مانگتا ہے لیکن جب ذرا بڑا ہوتا ہے تو مٹھائی مانگنے لگتا ہے۔ جب جوان ہونے پر آتا ہے تو اچھے کپڑے طلب کرتا ہے جوان ہو کر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ماں باپ اس کی کسی اچھی جگہ شادی کریں۔ پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اسے جائیداد کا حصہ دے دیا جائے۔ غرض جوں جوں عرفان بڑھتا ہے مطالبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح جتنا کسی کا خدا تعالیٰ کے متعلق عرفان ہوتا ہے اسی کے مطابق وہ دعا کرتا ہے۔ جب رسول کریم ﷺ عرفان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے تو یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے بڑھی ہوئی ہوں گی اور درود میں جو دعا مانگی جاتی ہے اس کا صحیح مطلب یہ ہوا۔ الٰہی حضرت ابراہیمؑ نے آپ سے جو مانگا انہیں آپ نے اس سے بڑھ کر دیا اب محمد ﷺ نے جو مانگا انہیں بھی مانگنے سے بڑھ کر عطا کیجئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا محمد ﷺ کو اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ اور وہ چیز جس کے لئے حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کو دینے کی دعا کی گئی ہے یہی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے امت مسلمہ مانگی ان کی نسل میں نبوت قائم کر دی گئی۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کے لئے ان سے بڑھ کر دعا کی اس لئے آپ کی امت کو ان کی امت سے بڑھ کر نعمت دی جائے۔

اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے درود کو دیکھو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ کتنے عظیم الشان مدارج کے حصول کے لئے اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔ اور جب ہم درود پڑھتے ہیں تو رسول کریم ﷺ پر احسان نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اس میں رسول کریم ﷺ کی امت کی ترقی کی دعا ہے اور اتنی جامع دعا ہے کہ اس سے بڑھ کر خیال میں بھی نہیں آ سکتی۔ اس میں یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ رحمتیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئیں ان سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا۔ **اسی طرح رسول کریم ﷺ نے جو کچھ مانگا اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ چونکہ وسعت فیض کے لحاظ سے رسول کریم ﷺ کی دعائیں بڑھی ہوئی تھیں اس لئے ان سے بڑھ کر دینے کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کی شان سب سے بڑھی ہوئی تھی۔** دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی کہ ایک بچہ ملے جو نسل چلائے مگر خدا تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں فرمایا میں تیری نسل کو اتنا بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے اسی طرح وہ بھی گنی نہ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا رسول کریم ﷺ نے ایک بچہ نہ مانگا بلکہ یہ فرمایا انی مکاثر بکم الامم کہ میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ امت دی۔

پس درود کی دعا کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں ان کی امت کے متعلق اس سے بڑھ کر قبول ہوئیں جس قدر کہ کی گئی تھیں اسی طرح امت محمدیہ کو کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ان دعاؤں سے بڑھ کر دیا جائے جو رسول کریم ﷺ نے کی ہیں۔''

حضور نے اپنے پر معارف خطبہ کے آخر میں فرمایا:-

''رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر عرفان کس کو ہو سکتا ہے۔ اور آپ نے اپنی امت کے لئے کیا کیا دعائیں نہ کی ہوں گی۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ آپ کی امت سے یہ دعا کراتا ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مانگنے سے بڑھ کر دیا اسی طرح رسول کریم ﷺ نے جو دعائیں کیں ان سے بڑھ کر دیا جائے۔ یہ کیسی جامع دعا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا کہتے چلے آئے ہیں کہ روحانی ترقی کا گر درود ہے۔ یہ سن کر نادان کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے لئے رحمت اور برکت درود میں مانگی جاتی ہے اپنے لئے اس میں کیا ہے کہ اس کے ذریعہ ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر درود دراصل اپنے ہی لئے دعا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت دے کر اس دعا کی وسعت اور جامعیت کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ پس درود بہترین دعا ہے اور اس پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس نکتہ کو یاد رکھ کر اگر **کوئی درود پڑھے گا تو اسے دعاؤں میں خاص لطف اور مزا آئے گا کیونکہ اب پڑھنے والے کے لئے اس کے الفاظ کوئی چیستان اور معمہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے کھلا ہوا راستہ ہے۔''**

(الفضل قادیان 13 جنوری 1928ء صفحہ 7 تا 9 ایضاً خطبات محمود" جلد 11 صفحہ 274-280 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

محمد جو ہمارا پیشوا ہے
محمد جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دیں کا رہنما ہے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35450 میں سائرہ محی الدین زوجہ پیر محمد محی الدین شاہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/150000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 48 تولے مالیتی -/405600 روپے۔ 3۔ نقرئی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/360 روپے۔ 4۔ ڈائمنڈ زیورات مالیتی -/29000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سائرہ محی الدین زوجہ پیر محمد محی الدین شاہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد تقی الدین ولد پیر عبدالرحیم شاہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 پیر محمد محی الدین شاہ خاوند موصیہ

مسل نمبر 35012 میں تنویر احمد ولد محمد حسین قوم وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر 45 سال بیعت 1978ء ساکن شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع شیخ پور وڑائچاں مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/28000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تنویر احمد ولد محمد حسین شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمد انور عادل وصیت نمبر 32439 گواہ شد نمبر 2 انور طاہر ولد محمد اشرف ناصر گجرات

مسل نمبر 35475 میں رشیدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بڈھا گورائیہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/7500 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے 5 ماشے مالیتی -/51000 روپے۔ 3۔ زمین رقبہ ایک کنال واقع عزیز پور ڈگری مالیتی -/38000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول بڈھا گورائیہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری غلام رسول خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منشی سلطان احمد ولد میاں اللہ دتہ منڈ یکے گورائیہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 34790 میں اصغر علی شاہ ولد حاجی شیر شاہ قوم سید ہاشمی پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت 2001ء ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع مسلم ٹاؤن راولپنڈی مالیتی -/1500000 روپے۔ 2۔ ایک عدد ٹیوٹا کرولا کار مالیتی -/385000 روپے۔ 3۔ ترکہ موروثی زمین رقبہ 15 ایکڑ واقع ترکھانہ والا ضلع سرگودھا -/1500000 روپے۔ 4۔ دو عدد دوکانیں واقع سٹریٹ پلازہ سرگودھا مالیتی -/800000 روپے۔ 5۔ ترکہ موروثی مکان واقع کوندل ضلع سرگودھا مالیتی -/100000 روپے۔ 6۔ 30 عدد گائیں و 30 بکریاں مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اصغر علی شاہ ولد حاجی شیر شاہ مسلم ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 شیخ شان محمد ولد شیخ سردار محمد مسلم ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 عبدالقدیر ولد صوبیدار عبدالوہاب مسلم ٹاؤن راولپنڈی

مسل نمبر 34373 میں ذیشان احمد رانا ولد سردار محمد رانا قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ذیشان احمد رانا ولد سردار محمد رانا فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سردار محمد رانا والد موصی گواہ شد نمبر 2 احسان محمد رانا برادر موصی

مسل نمبر 36351 میں محمودہ بیگم زوجہ نثار احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے چھ تولے۔ زرعی زمین رقبہ اڑھائی ایکڑ واقع چک نمبر L-7/14 ضلع ساہیوال۔ بینک میں جمع نقد رقم -/550000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1450 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/13000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 3 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ محمودہ بیگم زوجہ نثار احمد فیکٹری ایریا احمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 15400

مسل نمبر 36352 میں عالیہ بخاری بنت سید رشید ارشد قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں، وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عالیہ بخاری بنت سید رشید ارشد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور احمد ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400

مسل نمبر 36353 میں امۃ الرؤف زوجہ ظفر اللہ خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/2000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ۔ طلائی زیورات مالیتی -/118925 روپے۔ ترکہ والدین زرعی زمین رقبہ ساڑھے تین کنال مالیتی -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2077 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2000 روپے ماہوار منافع از بینک ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الرؤف زوجہ ظفر اللہ خان فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طارق

مکرم محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36354 میں مبشر احمد طاہر ولد بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبشر احمد طاہر ولد بشیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالوحید ناصر وصیت نمبر 27968 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد والد موصی

مسل نمبر 36355 میں فضل حق ولد محمد ادریس شاہد قوم جٹ پیشہ کارکن دفتر صدر عمومی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فضل حق ولد محمد ادریس شاہد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد والد موصی گواہ شد نمبر 2 عطاء العلیم وصیت نمبر 31352

مسل نمبر 36356 میں سیف الاسلام ولد محمد حنیف قمر قوم ماگر پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سیف الاسلام ولد محمد حنیف قمر دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 نیر الاسلام برادر موصی

مسل نمبر 36357 میں صبیح الحسن ولد عبدالرزاق قوم منہاس پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد صبیح الحسن ولد عبدالرزاق دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد طاہر ولد بشیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 36358 میں عابدہ پرویز زوجہ پرویز اقبال گوگی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/56000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عابدہ پرویز زوجہ پرویز اقبال گوگی دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 پرویز اقبال گوگی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میر عبدالباسط وصیت نمبر 24785

JOB-ABLE EDUCATION
CCNA
دورانیہ 2 ماہ (کلاسز جاری ہیں)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر فرماتے ہیں مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع گوجرانوالہ کی صاحبزادی عزیزہ آصفہ جو واقفہ نو ہے تشویشناک طور پر بیمار ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔احباب کرام کی خدمت میں عزیزہ کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

✪ مکرم پرویز احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ میرا بھانجا مکرم عمر ملک صاحب ابن مکرم طاہر ملک صاحب کینیڈا عمر 6 سال آجکل شدید علیل ہے۔ ڈاکٹروں نے بلڈ کینسر تشخیص کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

✪ مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب نمبردار قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔خاکسار کے نواسے مکرم فرحت حیات صاحب و مکرمہ صائمہ ارم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 مئی 2004ء پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود کا نام عبداللہ روشان تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ نومولود مکرم چوہدری صداقت حیات صاحب کا پہلا پوتا اور مکرم محمد اسلم ناصر صاحب کا پہلا نواسہ ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک صالح خادم دین بنائے۔اور صحت والی لمبی عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ کہ ان کی بھانجی مکرمہ ثمینہ صاحبہ بنت مکرم مرزا لطیف احمد صاحب آف لندن کے خاوند مکرم ملک وسیم اللہ صاحب ابن مکرم عطاء اللہ صاحب ٹمپل روڈ لاہور بعمر 37 سال مورخہ 20۔اپریل 2004ء کو ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں کینسر کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ نے اسی روز پڑھایا۔اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر ضلع لاہور میں تدفین ہوئی اور تدفین کے بعد محترم مربی صاحب نے دعا کروائی۔آپ نے اپنے پیچھے بیوہ مکرمہ ثمینہ صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

تقریب رخصتانہ

✪ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب لکھتے ہیں۔خاکسار کی بیٹی محترمہ امۃ الحمید صاحبہ سیکرٹری ناصرات ضلع لاہور کی تقریب رخصتی مورخہ 17۔اپریل 2004ء کو ہوئی۔ ان کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے 22 ستمبر 2003ء کو بیت المبارک میں کیا تھا۔مکرم فیضان احمد صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب سلیمان پارک لاہور کی بارات مکرم شیخ محمد یوسف صاحب امیر ضلع قصور کی قیادت میں مورخہ 17۔اپریل 2004ء کو سلیمان پارک سے رچنا ٹاؤن لاہور پہنچی۔رخصتی کے موقع پر محترمہ صاحبزادی فوزیہ شمیم صاحبہ (نواسی حضرت مسیح موعود) صدر لجنہ ضلع لاہور نے بھی شرکت فرمائی اور عزیزہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

درخواست دعا

✪ مکرم ثاقب عمر مرزا صاحب عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔کہ خاکسار کے والد مکرم احمد عمر مرزا صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کینیڈا میں مورخہ 3۔اپریل 2004ء کو وفات پا گئے۔ پاکستان اور بیرون ممالک سے احباب و خواتین نے ہم سے تعزیت کا اظہار کیا اور غم کے اس موقعہ پر ہماری ڈھارس بندھائی۔ بذریعہ روزنامہ الفضل خاکسار تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

درخواست دعا

✪ مکرم سعید سہیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں میری والدہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال دارالرحمت غربی آجکل بوجہ عارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔نیز میرا بھانجا نعیم احمد بھٹی ابن مکرم شریف احمد صاحب بھٹی جرمنی کے ایک ہسپتال میں شدید بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 14 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:55
غروب آفتاب	6:59
وقت عشاء	8:33

کراچی میں ہنگامے کراچی میں ضمنی انتخابات کے موقع پر مختلف علاقوں میں فائرنگ سے کم از کم سات افراد (بعض اخبارات کے مطابق 12 افراد) ہلاک اور 18 زخمی ہو گئے۔ مشتعل افراد نے ایک دوسرے پر حملے کئے۔ مجلس عمل کے امیدوار اور پیپلز پارٹی رہنما کی ناہید خان کی گاڑیوں پر فائرنگ کی گئی۔ دو پولنگ ایجنٹ اغوا کر لئے گئے۔ متعدد انتخابی کیمپ اکھاڑ دیئے گئے پولیس نے کئی افراد کو گرفتار کر لیا۔

شجاعت متحدہ مسلم لیگ کے صدر منتخب

چوہدری شجاعت حسین کو متحدہ مسلم لیگ کا بلا مقابلہ صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ انہیں اب متحدہ مسلم لیگ کے عہدیدار مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اس انتخاب کے بعد مسلم لیگ کی مختلف شاخیں ختم کر دی گئی ہیں۔

شریف فیملی کے پاسپورٹ ضبط سعودی حکومت نے شریف فیملی کے پاسپورٹ ضبط کر لئے ہیں۔ شہباز شریف جدہ پہنچے تو شریف فیملی کا کوئی فرد استقبال کیلئے ائیر پورٹ پر نہیں آیا، سعودی حکام نے سخت سیکیورٹی میں رہائش گاہ پہنچا دیا۔

کربلا میں مسجد پر امریکی حملہ عراق میں کربلا کی مسجد پر امریکی فوج نے حملہ کر کے 35۔افراد کو جاں بحق کر دیا۔ فوج نے شہر میں داخلے کے تمام راستے بند کر دیئے۔ حضرت امام حسینؓ کے روضہ سے چند میٹر دور عمارت کو بھی گولیاں لگیں ۔12۔عراقی اور 7 امریکی زخمی ہو گئے۔ کربلا کے امریکی اڈے پر راکٹ حملے میں ایک فلپائنی باشندہ ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

عراقی قیدیوں پر ظلم کے ذمہ دار امریکی

فوجی ہیں امریکی جنرل نے اعتراف کیا ہے کہ عراقی قیدیوں سے بدسلوکی اور ٹارچر کی ذمہ دار فوجی قیادت کی ناکامی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس افسروں کو جیل کا انچارج بنانا غلط تھا۔ جیل میں امریکی فوجی غیر تربیت یافتہ اور نظم وضبط سے عاری تھے۔

کینسر کا سبب ہیلتھ ریسرچ انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق چھاتی کے کینسر میں ترقی یافتہ ممالک کی خواتین میں اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں خواتین کیلئے وٹامن سی کے استعمال کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ موٹاپا اور نشہ آور اشیاء کے بے تحاشا استعمال، تابکاری شعاعوں یا ایکسریز کا زیادہ تر جسم کو لگانا بھی کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔

8 جون کو سیارہ زہرہ دوبارہ نمودار ہوگا

کرہ ارض پر رہنے والے انسان بالآخر 122 سال بعد سیارہ زہرہ کو سورج کے بالمقابل دیکھ سکیں گے۔ سائنس دانوں کے مطابق یہ دلکش اور تاریخ ساز نظارہ 8 جون 2004ء کو دیکھا جا سکے گا۔ بتایا گیا ہے کہ آخری بار سیارہ زہرہ آج سے 122 سال پہلے نمودار ہوا تھا۔ تاہم اس وقت کوئی انسان اس منظر کو نہیں دیکھ سکا تھا۔ ذرائع کے مطابق سائنس دان سیارہ زہرہ کے سامنے آنے کے بعد اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ زمین اور زہرہ اور سورج اور زمین کے مابین فاصلے کی راست پیمائش کر سکیں گے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ مشاہدے سے زہرہ پر آب وہوا اور موسمیاتی جائزے سے قبل سیارے کے حجم اور مرکز سے متعلق اہم معلومات کا پتہ چلے گا۔

("پاکستان" 5 مئی 2004ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 15 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-45 a.m	خطبہ جمعہ
2-45 a.m	ترتیل القرآن
3:10 a.m	سیرت النبیؐ
3:55 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	حکایات شیریں
7-15 a.m	سوال وجواب
8-45 a.m	گفتگو
9-10 a.m	مشاعرہ
9-40 a.m	کوئز انوار العلوم
9-55 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	فرانسیسی سروس
1-50 p.m	سوال وجواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	خطبہ جمعہ
5-00 p.m	تلاوت، خبریں
5-30 p.m	بنگلہ سروس
6-30 p.m	انتخاب سخن
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-00 p.m	گفتگو
9-30 p.m	تقریر
10-10 p.m	مشاعرہ
11-30 p.m	سوال وجواب

اتوار 16 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	چلڈرنز کلاس
2-30 a.m	حکایات شیریں
2-50 a.m	مشاعرہ
3-45 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-20 a.m	سوال وجواب
8-40 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-20 a.m	بستان واقفین نو
9-50 a.m	سیرت مسیح موعود
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	فرانسیسی سروس
1-40 p.m	سوال وجواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	خطبہ جمعہ
5-00 p.m	تلاوت، خبریں، درس حدیث
6-00 p.m	بنگلہ سروس
6-50 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
7-50 p.m	خطبہ جمعہ
8-50 p.m	گلشن وقف نو
10-00 p.m	ایم ٹی اے ورائٹی
10-40 p.m	سوال وجواب

سوموار 17 مئی 2004ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
1-05 a.m	ایم ٹی اے ورائٹی
1-50 a.m	گلشن وقف نو
2-50 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
3-50 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	گلشن وقف نو
7-00 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
7-30 a.m	سوال وجواب
8-30 a.m	کوئز روحانی خزائن
9-05 a.m	علمی خطابات
9-50 a.m	گلشن وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں، درس حدیث
11-50 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	چائنیز سروس
1-50 p.m	فرانسیسی سیکھیے
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	گلشن وقف نو
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	زندہ لوگ
6-35 p.m	کوئز روحانی خزائن
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	خطبہ جمعہ
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	علمی خطابات
11-50 p.m	سوال وجواب

اکسیر اولاد نرینہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں بخارا اصفہان، شجر کار، دیکھی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
Email:muaazkhan786@hotmail.com

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

سی پی ایل نمبر 29